اَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَ لَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ

(القرآن الکریم)

نماز کی پابندی اور اس کی حفاظت

نماز سے متعلق کچھ ضروری اور خاص ہدایات کتاب و سنت کی روشنی میں

مولانا فضل الرحمن اعظمی

فہرستِ مضامین

نماز کی پابندی اور اُس کی حفاظت

بسم اللّٰہِ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین و اصلوۃ و السلام
علی سید الا نبیاء و المرسلین محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین
و من تبعھم باحسان الی یوم الدین

نماز مذہب اسلام کی اہم ترین عبادت ہے، ایمان کے بعد بنیادِ اسلام کا جو ستون سب سے پہلے استوار کیا گیا وہ نماز ہے، اور محشر میں سب سے پہلے جس عمل کا حساب لیا جائے گا وہ بھی نماز ہے۔ واقعہ معراج میں بے مثال رفعت وشان کے ساتھ جو رکن اسلام عطا ہوا وہ نماز ہے، اور بلوغ سے لے کر موت تک سفر وحضر، مرض وصحت اور حرب وامن ہر حال میں جس عمل کی پنج وقتہ بجا آوری لازم قرار پائی وہ نماز ہے، کفر واسلام کی حدِ فاروق بھی نماز ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کی ٹھنڈک بھی نماز ہے۔ نماز ایمان کی پختہ سند بھی ہے اور جن وانس کا مقصدِ زندگی، عبادتِ خداوندی کی ادائیگی کی مکمل اور جامع شکل بھی، نماز سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرانے والا عمل بھی ہے اور مؤمن کی معراج بھی، نماز ذکر خداوندی سے تعبیر ہے اور صبر وثبات کی تصویر بھی۔ المختصر نصوص قرآن وسنت میں نماز کے بارے میں ان گنت فضائل، بے شمار نصائح، لامحدود فوائد اور اہم مسائل وارد ہوئے ہیں۔

نماز کی مذکور بالا برکات اور دینی اور دنیوی منافع کے حصول کے لئے ضروری ہے کہ اس کو اسی طریقہ سے ادا کیا جائے، جس طریقے سے جبرائیل امین علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھائی اور پھر عمر بھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو "صلّوا کما رایتمونی اصلّی" کے ذریعے سکھائی۔ اہتمام صلوٰۃ کے بارے میں قرآن کریم نے جو غیر معمولی تاکید فرمائی ہے اس کا اندازہ قرآن کریم کی آیت "اقیموا الصلوۃ" کی تعبیر سے ہوتا ہے، جو قرآن میں جگہ جگہ حکم صلوٰۃ کے لئے استعمال ہوئی ہے اور اقامتِ صلوٰۃ درحقیقت خشوع وخضوع کے ساتھ نماز کو

ادا کرنے کا نام ہے، اور نماز میں خشوع خضوع اس وقت پیدا ہوتا ہے جبکہ نماز کے ہر رکن کو اس طرح ادا کیا جائے جس طرح شریعت اسلامیہ نے اس کو ادا کرنے کی تلقین وتاکید کی ہے۔ اسی اہتمام صلوٰۃ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی اس طرح سمجھایا کہ نماز کو اس طرح پڑھو گویا تمھاری آخری نماز ہے، اور کبھی فرمایا کہ نماز اس طرح پڑھو گویا تم اس کو دیکھ رہے ہو، اور اگر تم اللہ کو نہیں دیکھ رہے ہو تو وہ تو تمھیں دیکھ ہی رہا ہے۔ اہتمام صلوٰۃ کی اس غیر معمولی اہمیت کا نتیجہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکمل صلوٰۃ کے لئے حق تعالیٰ سے خصوصی دعا فرمائی،

اور اپنی دعاؤں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دعا کا اہتمام فرمایا۔ " اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ تَمَامَ الْوُضُوْءِ وَ تَمَامَ الصَّلٰوۃِ وَتَمَامَ رِضْوَانِكَ وَ تَمَامَ مَغْفِرَتِكَ " اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں پورا پورا وضو کرنا، اور پوری پوری نماز ادا کرنا، اور پوری پوری تیری رضامندی، اور پوری پوری تیری بخشش۔

ہر مومن مرد وعورت پر کامیاب زندگی جینے اور آخرت میں کامران و بامراد ہونے کیلئے ضروری ہے کہ اپنی نمازوں کی اصلاح کی ہر وقت فکر کریں اور اس عبادت کو ایسے ہی ادا کرنے کی کوشش کریں جیسے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو سکھا گئے تاکہ ہر کوئی زندگی کے اکثر اوقات میں ادا کی جانے والی اس عبادت کے ذریعے دنیوی، دینی، ظاہری اور باطنی منافع حاصل کر سکے اور حق تعالیٰ کی رضاء و خوشنودی کے ذریعہ دارین میں سرخرو ہو جائے۔

زیرِنظر کتاب نماز جیسے مبارک عنوان اور اس کی اصلاح و اہتمام کے عظیم الشان مقصد کے مدّنظر لکھی گئی ہے اور الحمدللہ یہ عنوان دریا بہ کوزہ کے مکمل مصداق ہے۔ کتاب کے مؤلف حضرت مولانا فضل الرحمٰن اعظمی صاحب دامت برکاتہٗ احقر کے استاذ زادہ ہیں، حضرت مولانا جامعہ اسلامیہ ڈابھیل میں استاذِ حدیث تھے اور اپنی خداداد صلاحیت و قابلیت کی بنیاد پر ماشاء اللہ ڈابھیل کے زمانۂ قیام میں عوام و خواص میں مقبول اور مرجع کی حیثیت رکھتے تھے جامعہ ڈابھیل میں دقیع علمی خدمات انجام دے کر فی الحال دارالعلوم آزادول، جنوبی افریقہ کے شیخ الحدیث ہیں، حضرت مولانا جامعہ آزادول میں حدیث شریف کی تدریسی خدمات کے ساتھ ساتھ اصلاح و تبلیغ کا بھی قابل قدر کام کر رہے ہیں بلکہ اگر کہا جائے کہ مولانا نے اپنی اس تالیف میں بھی دعوت و تبلیغ کا کام کرنے والے حضرات کی بنیادی ضرورت کا خیال رکھ کر ہی مسائل صلوٰۃ کو جمع فرمایا ہے تو بجا ہے ۔ کتاب کو بغور پڑھنے والا اس بات کو بخوبی محسوس کرے گا، حضرت مولانا محترم حکیم اختر صاحب دامت برکاتہٗ کے خلیفہ ہیں اور اصلاح وارشاد کی خدماتِ جلیلہ کی بناء پر ایک بڑے حلقے کے مرجع کی

حیثیت رکھتے ہیں اور افریقہ کے دیارِ غیر میں بھی اکابرین کے اس اصلاحی چراغ کو منور کیئے ہوئے ہیں۔حق تعالیٰ مولانا کی ملّتِ اسلامیہ کی ان علمی ،اصلاحی ،دعوتی ،اور تربیتی خدمات کو شرفِ قبولیت سے نوازے اور ہر خدمت میں روز افزوں ترقی عطا فرمائے۔ آمین۔

جامعہ علوم جمبوسر کے استاذِ حدیث مولانا محمد دیولوی صاحب زید مجدہ کی ملاقات ان کے ایک سفر کے دوران مولانا فضل الرحمن اعظمی دامت برکاتہٗ سے ہوئی۔مولانا محمد صاحب نے حضرت مولانا فضل الرحمن اعظمی دامت برکاتہٗ کی ان کے اپنے ادارہ (ادارہ احیاء سنت ،آزادول ،۱۳۵۰، جنوبی افریقہ) کے زیرِ اہتمام شائع شدہ اہم تالیفات دیکھ کر اس کتاب کو جامعہ علوم القرآن کے شعبۂ نشر و اشاعت سے شائع کرانے کی درخواست کی۔حضرت نے اس درخواست کو بخوشی قبول فرما کر ازراہِ شفقت اپنی طرف سے شائع کرانے کی پیشکش کی۔ہم حضرت مولانا کے ضمیمِ قلب سے شکر گزار ہیں کہ حضرت نے اپنی اس قیمتی اور مفید کتاب کو جامعہ کے شعبۂ نشر و اشاعت کے زیرِ اہتمام شائع کرانے کا موقع فراہم فرمایا۔حق تعالیٰ مولانا محترم کو اس کا شایانِ شان بدلہ عنایت فرمائے اور حضرت کے اس علمی فیض اور صدقۂ جاریہ کو شرفِ قبولیت سے نوازے۔ آمین۔

آخر میں جامعہ علوم القرآن کے متعلقین وحلقہ احباب کی خدمت میں یہ قیمتی ہدیہ پیش کرتے ہوئے گزارش کرتا ہوں کہ جامعہ کے شعبۂ نشر و اشاعت کے ذریعے دینی و علمی مفید کتابیں شائع کروا کر اپنے مرحومین کے لئے ایصالِ ثواب اور صدقۂ جایہ کا اہتمام فرمائیں اور مہتمم بالشان شعبہ کی خدمات کو وسیع سے وسیع تر بنانے میں اپنا تعاون پیش فرمائیں۔

فقط و السلام

(حضرت مولانا مفتی) **احمد دیولوی** (صاحب)

مہتمم جامعہ علوم القرآن، جمبوسر

ضلع بھروچ، گجرات (الہند)

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم و علی آلہ و اصحابہ اجمعین

مسلمان مرد وعورت کے لئے ایک اہم کتاب

اس حقیقت سے کوئی عام مسلمان بھی ناواقف نہیں ہوگا کہ ایمان وعقائد کے بعد اسلامی ارکان اور اسلامی احکام میں نماز سب سے اہم اور سب سے بلند عمل ہے۔حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی تفصیل بیان کرتے ہوئے اعمال میں سب سے پہلے نماز کو ذکر فرمایا ہے اور حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو تبلیغِ دین اور دعوتِ اسلام کا طریقہ بتاتے ہوئے ایمانیات کے بعد اعمالِ اسلام میں سب سے پہلے نماز کی دعوت دینے کے لئے فرمایا ہے۔قرآن وسنت سے نماز کی گوناگوں فضیلتیں ثابت ہیں۔

نماز اسلام کا بنیادی فریضہ ہے۔

نماز مسلمان ہونے کی علامت ہے۔

نماز مسلمان اور کافر کے درمیان حدِّ فاصل ہے۔

نماز حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

نماز خدائے پاک کی مدد حاصل کرنے کا وسیلہ ہے۔

نماز جنت حاصل کرنے کا راستہ ہے۔

نماز جہنم سے نجات کا ذریعہ ہے۔

نماز جان و مال کی حفاظت کی ضامن ہے۔

نماز آخرت میں روشنی کا مینار ہے۔

نماز دن رات میں پانچ مرتبہ اپنے گناہوں سے پاک ہونے کا غسل ہے۔

نماز بے حیائی کے کاموں اور بری باتوں سے روکنے والی ہے۔

نماز اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا سب سے اعلیٰ عمل ہے۔

نماز شبِ معراج کا قیمتی تحفہ ہے۔

نماز مؤمنین کی معراج ہے۔

مذکور تفصیل کے مطابق نماز بہت ہی اہم وافضل عمل ہے۔لہٰذا بہت اہتمام سے پابندی کے ساتھ اس کو ادا کرنا چاہیئے اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا جو صحیح اور مسنون طریقہ امت کو بتایا ہے اس کے مطابق اس کو صحت وسنت کی پوری رعایت کے ساتھ ادا کرنا چاہیئے اور آخرت میں قیامت کے دن بھی ساری عبادات اور حقوق اللہ میں سب سے پہلے نماز کو پابندی سے ادا کرنے اور اس کو صحیح وسنت طریقہ کے مطابق ادا کرنے کے متعلق حساب لیا جائے گا۔

عن حريث بن قبيصةؓ قال قدمت المدينة فقلت اللهم يسرلي جليسا صالحا قال فجلست الى ابى هريرهؓ فقلتانى سئلت الله ان يرزقني جليسا صالحا فحد ثنى بحديث سمعته من رسول الله ﷺ لعل اللهِ ان ينفعنى به فقال سمعت رسول الله ﷺ يقول ان اول ما يحاسب به العبد يوم القيامة من عمله صلوته فان صلحت فقد افلح و انجح و ان فسدت فقد خاب و خسر فان انتقص من فريضة شيئا قال الرب تبارك وتعالىٰ انظرو اهل لعبدى من تطوع فيكمل بها ما انتقص من الفريضة ثم يكونو سائر عمله على ذلك۔ (ترمذی شریف جلد ا، صفحہ ۹۴)

ترجمہ:- حضرت حریث بن قبیصہؓ نے بیان کیا کہ میں مدینہ منورہ پہنچا اور میں نے یہ دعا کی کہ اللہ تو مجھے ایک نیک ہمنشین اور ساتھی میسر فرمادے، پھر میں حضرت ابوہریرہؓ کے پاس بیٹھا اور میں نے ان سے کہا کہ میں تو اللہ سے یہ دعا کی ہے کہ مجھے ایک نیک ساتھ عطا فرما، لہٰذا آپ مجھے کوئی ایسی حدیث سنایئے جو آپ نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو، اللہ تعالیٰ کی ذات عالی سے مجھے امید ہے کہ اس حدیث کو میرے لئے نفع بخش بنائیں گے۔حضرت ابوہریرہؓ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے دن بندہ کے اعمال میں سے سب سے پہلے اس کی نماز کا حساب کیا جائے گا، اگر اس کی نماز صحیح اور درست ثابت ہوئی تو وہ شخص (اپنے مقصد میں) بامراد ہوگا اور اگر اس کی نماز (چھوڑنے کی وجہ سے یا صحیح طریقے سے نہ پڑھنے کی وجہ سے) خراب اور ناقص ثابت ہوئی تو وہ شخص (ثواب سے) محروم اور (عتاب وعذاب کی وجہ سے) ناکام اور خسارہ میں ہوگا۔اگر اس کی فرض نماز میں (نماز کے واجبات وسنن میں، دعاؤں اور اذکار میں اور اس کے خشوع وخضوع میں کوتاہی کرنے کی وجہ سے) کوئی نقصان ثابت ہوگا تو ربِ تبارک تعالیٰ فرشتوں سے فرمائیں گے کہ دیکھو تو میرے اس بندے کے پاس نفل نمازیں بھی ہیں جن سے فرض نمازوں کو کامل کر دیا جائے۔پھر دوسرے اعمال (زکوۃ، صوم، حج وغیرہ) کا اسی طرح حساب ہوگا۔

روی عن انسؓ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ فمن صلّی الصلوۃ لوقتھا و اسبغ لھا وضو ئھاو اتم لھا قیا مھا و خشوعھا و رکوعھا و سجودھا خرجت وھی بیضاء مسفرۃ تقول حفظك اللّٰہ کما حفظتنی ومن صلاھا لغیروقتھا ولم یسبغ لھا وضوئھا ولم یتم لھا خشوعھا ولا رکوعھا ولا سجودھا خرجت وھی سوداء مظلمۃ تقول ضیعك اللّٰہ کما ضیعتنی حتی اذا کانت حیث شاء اللّٰہ لُفّت کما یُلَفُّ الثواب الخلِق ثم ضرب بھا وجھہٖ رواہ الطبرانی فی الاوسط کذا فی الترغیب والدر المنشور۔ **(فضائل نماز)**

ترجمہ:- حضرت انسؓ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ جو شخص نماز کو اس کے مقررہ وقت پر پڑھے اور نماز کے لئے اچھی طرح سے کامل وضو کرے اور نماز کے قیام، خشوع، رکوع اور سجدہ کو صحیح اور کامل طریقہ سے ادا کرے تو وہ نماز خوب روشن اور پر رونق بن کر نمازی کے لئے دعا کرتی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ تیری ایسی حفاظت فرمائے، جیسی تو نے میری حفاظت کی ہے اور جو شخص نماز کو اس کے مقررہ وقت گزر جانے کے بعد پڑھے اور اچھی طرح کامل طریقہ پر وضو نہ کرے اور نماز کے قیام، خشوع، رکوع، اور سجدہ کو صحیح اور کامل طریقے پر ادا نہ کرے تو وہ نماز بدصورت اور سیاہ بن کر نمازی کے لئے بدعا کرتی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھ کو ایسا ہی برباد کرے جیسا تو نے مجھ کو برباد اور خراب کیا ہے۔ یہاں تک کہ وہ جہاں اللہ تعالیٰ چاہے پہنچ جاتی ہے تو یہ نماز پرانے کپڑے کی طرح لپیٹ کر اس نمازی کے منہ پر مار دی جاتی ہے۔

ان مذکور بالا احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ نماز کو اس کے مقررہ وقت پر پابندی کے ساتھ ادا کرنا اور اس کے تمام ارکان قیام، رکوع، سجدہ، اور خشوع وخضوع وغیرہ کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے صحیح اور مسنون طریقہ کے مطابق ادا کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت کے لئے بہت ضروری اور اہم ہے۔ اس مقصد کی ضرورت واہمیت کو پیش نظر رکھ کر محترم حضرت مولانا فضل الرحمٰن اعظمی صاحب مدظلہٗ العالی (شیخ الحدیث، دارالعلوم آزادول، جنوبی افریقہ) نے یہ کتاب "نماز کی پابندی اور اس کی حفاظت" متعدد معتبر کتبِ حدیث وفقہ کا وسیع مطالعہ کرنے کے بعد برادران اسلام کی نمازوں کی اصلاح و حفاظت کی غرض سے تالیف فرمائی ہے۔

اس کتاب میں حضرت مولانا نے نماز کے ہر رکن وجز کو ادا کرنے کا صحیح اور مسنون طریقہ بتایا ہے اور اس طریقہ کے مطابق نماز

پڑھنے سے پوری نماز صحیح اور کامل صورت میں ادا ہوتی ہے، جس کا ہم سب کو قیامت کے دن حساب دینا ہے۔ اور اس پر آخرت کی کامیابی کا دار و مدار ہے، نیز فرض نمازوں کو ان کے اوقاتِ مقررہ پر باجماعت پڑھنے کی ضرورت کو اور خشوع و خضوع کی اہمیت کو خوب واضح فرمایا ہے اور آج کل نماز کے ہر رکن کی ادائیگی میں عموماً ہونے والی غلطیوں کی جانب توجہ دلاء کر اس کی اصلاح کرنے پر خوب زور دیا ہے اور مردوں کی پوری نماز کا صحیح طریقہ بتانے کے بعد آخر میں عورتوں کی نماز کا صحیح طریقہ بھی بتایا ہے۔ مختصر کہ یہ کتاب "نماز کی پابندی اور اس کی حفاظت" نماز کے متعلق ایک مختصر مگر جامع اور نفع بخش کتاب ہے، نماز کو صحیح اور سنت طریقہ کے مطابق ادا کرنے کے لئے ہر مسلمان مرد و عورت کو اس کتاب کا مطالعہ ضروری ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ حضرت مولانا موصوف مدظلہٗ العالی کی تبلیغی تحریری اور اصلاحی مساعیٔ جمیلہ اور خدماتِ جلیلہ کو قبول فرما کر دارین میں بہترین بدلہ سے نوازیں اور مسلمان بھائیوں اور بہنوں کو اس کتاب کی اہمیت سمجھنے، اس کو پڑھنے اور اپنی فرض نمازوں کی پابندی کرنے اور ان کو صحیح اور سنت طریقہ کے مطابق کامل صورت میں ادا کرنے کی توفیق عنایت فرمائیں اور جامعہ علوم القرآن، جمبوسر کے شعبۂ نشر و اشاعت کی ان مؤقر، بیش بہا اور مخلصانہ خدمات کو قبول فرما کر اس کو خوب خوب ترقی عطا فرمائیں۔ آمین۔

احقر

(حضرت مولانا مفتی) اسمٰعیل بن ابراہیم بھڈکودروی غفرلہٗ

خادم حدیث جامعہ علوم القرآن، جمبوسر

خادم افتاء دار العلوم کنتھاریہ

یکم جمادالثانی ۱۴۲۱ھ مطابق ۱۳ اگست ۲۰۰۰ء

☆☆☆

بسم الله الرحمٰن الرحیم

الحمد اللہ اولاو آخرا والصلواۃ و السلام علی النبی الأمی
المصطفیٰ و علی آلہ و اصحابہ و ازواجہ و ذریتہ اجمعین

نماز کی حفاظت

نماز اسلام کا ایمان کے بعد، سب سے عظیم رکن ہے۔شریعت نے اس کی پابندی اور اہتمام سے اس کو سنت کے مطابق ادا کرنے کی بہت تاکید کی ہے۔ یہاں تک کہ ایمان والوں کی کامیابی کو اس پر موقوف قرار دیا ہے۔اور جو لوگ نماز کو بھول کر اور چھوڑ کر پڑھتے ہیں ان کو تاویل اور ہلاکت کی دھمکی دی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتے ہیں :

حافظوا علی الصلوات و الصلواۃ الوسطی وقوموا اللہ قانتین۔

(البقرہ:۲۳۸)

محافظت کرو سب نمازوں کی (عموماً) اور درمیان والی نماز کی (یعنی عصر کی خصوصاً) اور نماز میں کھڑے رہو اللہ کے سامنے عاجز بنے ہوئے۔ (بیان القرآن) محافظت کا مطلب یہ ہے کہ وقت پر پڑھی جائے اور ہمیشہ پڑھی جائے، کسی وقت کی چھوڑی نہ جائے (بیضاوی) اس کے حدود اور ادائیگی کی حفاظت کی جائے۔

(ابن کثیر)

روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ کچھ خاص لوگوں سے جماعت میں حاضری سے سستی ہوئی تھی، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔لوگ (اس تخلف سے) باز آجائیں ورنہ میں ان کے گھروں کو آگ لگا دوں گا۔(خاص کر عصر کی نماز کی تاکید اس لئے کی گئی کہ اس وقت لوگ مشغول رہتے ہیں جس کی وجہ سے نمازِ عصر کی ادائیگی میں تاخیر ہو جاتی ہے یا پھر فوت ہو جاتی ہے)۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ منافق کی نماز ہے کہ بیٹھا انتظار کرتا رہتا ہے۔یہاں تک کہ جب آفتاب زرد ہو جاتا ہے اور شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان (یعنی غروب آفتاب کے قریب) ہو جاتا ہے تو اُٹھ کر چار چونچیں مار لیتا ہے۔(یعنی جلدی جلدی چار رکعتیں پڑھ لیتا ہے) تھوڑا سا اللہ کا ذکر کرتا ہے۔(مسلم،مشکوٰۃ صفحہ ۶۰) یہ عصر کی نماز کو مؤخر کرنے پر وعید ہوئی اور اگر وقت ہی نکل جائے اور غروب آفتاب کے بعد کوئی پڑھے تو اس کے متعلق حدیث میں آتا ہے۔

الذی یفوته صلوة العصر فکانما وتر احله و ماله"
جس کی عصر کی نماز فوت ہوگئی (یعنی وقت نکلنے کے بعد پڑھی) گویا اس سے اس کے بیوی بچوں اور مال و دولت کو چھین لیا گیا۔ (بخاری صفحہ ۷۸ و مسلم)

نیز فرمایا : " من ترك صلواة العصر فقد حبط عمله"
یعنی جس نے عصر کی نماز چھوڑ دی اس کا عمل بے کار رہا۔
(بخاری صفحہ ۷۸، مشکوۃ ۶۰)

آج کتنے مسلمان ایسے ہیں جو دکانوں کی مشغولیت کی وجہ سے غروب آفتاب کے وقت نماز پڑھتے دیکھے جاتے ہیں یا نمازِ عصر قضا کر دیتے ہیں۔ان لوگوں کو یاد رکھنا چاہئے۔ اس لئے آیت کریمہ میں خاص نمازِ عصر کی تاکید کی گئی۔

اللہ تعالیٰ نے دوسری آیت میں فرمایا :
" ان الصلوة کانت علی المؤمنین کتابا موقوتاً " (النساء۱۰۳)
بیشک نماز مسلمانوں پر فرض ہے اپنے مقررہ وقتوں میں (معارف القرآن) اس لئے بلا شرعی عذر وقت نکلنے کے بعد نماز پڑھنا سخت گناہ ہے۔
ایک اور جگہ فرمایا :
" فویل للمصلین الذین هم عن صلو تهم ساهون" (ماعون صفحہ ۳-۴)
سو ایسے نمازیوں کے لئے بڑی خرابی ہے جو اپنی نمازوں کو بھلا بیٹھتے ہیں۔یعنی ترک کر دیتے ہیں۔ (معارف القرآن)

یہ حال منافقوں کا بیان ہوا ہے لیکن افسوس کہ آج ہم مسلمانوں میں اس کے نمونے بکثرت موجود ہیں۔
ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ جس کی نماز فوت ہوگئی گویا اس کے بیوی، بچے اور مال چھین لیا گیا۔ (فتح الباری، جلد دوم، صفحہ ۳۰۔ عن ابن حبان) یعنی دنیوی اعتبار سے اس خسارے اور نقصان پر جتنا صدمہ ہوتا ہے۔ایک نماز قضاء کرنے پر اتنا صدمہ ہونا چاہئے اور آخرت کے لحاظ سے اسی قدر نقصان کا تصور کر لینا چاہئے۔
ایک حدیث میں ارشاد ہے۔ جو نمازوں کی پابندی کرے گا نماز اس کے لئے قیامت کے دن نور، دلیل اور نجات کا ذریعہ ہوگی اور جو پابندی نہیں کرے گا اس کے لئے نور، دلیل اور نجات کا ذریعہ نہیں ہوگی اور ایسا آدمی قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔ (مشکوۃ صفحہ ۵۹ عن احمد والداری) اللہ پوری امت کی اس سے حفاظت فرمائے۔ آمین۔

جماعت کا اہتمام

جماعت کے اہتمام کے بغیر کبھی نماز کا حق ادا نہیں ہوسکتا۔قرآن میں جگہ جگہ اقامتِ صلوٰۃ کا حکم ہے۔اقامتِ صلوٰۃ صرف نماز پڑھنے کو نہیں کہتے بلکہ نماز کو ہر جہت اور حیثیت سے درست کرنے کا نام اقامت ہے۔جس میں نماز کے تمام فرائض، واجبات، مستحبات، اور پھر دوام و التزام بھی داخل ہے۔ (معارف القرآن، جلد۱، صفحہ۱۱۱)

مفتی محمد شفیع صاحبؒ ایک جگہ لکھتے ہیں کہ صحابہ، تابعین اور فقہاء امت کا ایک گروہ نماز با جماعت کو واجب کہتا ہے اور اس کے چھوڑنے کو سخت گناہ اور بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تو اس نماز کو جائز ہی نہیں قرار دیتے جو بلا عذر شرعی بدون جماعت پڑھی جائے۔ (معارف القرآن)

حدیثوں میں ترک جماعت پر سخت وعیدیں آئی ہوئی ہیں۔ایک حدیث میں ارشاد ہے۔قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، میرا ارادہ ہوتا ہے کہ لکڑی جمع کرنے کا حکم دوں پھر اذان دلواؤں اور کسی کو نماز پڑھانے کا حکم دوں اور میں ان لوگوں کے پاس جاؤں جو گھروں میں نماز پڑھ لیتے ہیں اور ان کو کوئی عذر بھی نہیں، ان کے گھروں کو آگ لگا دوں۔
(بخاری جلد۱، صفحہ۹۸، مسلم جلد۱، صفحہ۲۳۲)

ایک حدیث میں ارشاد ہے۔اگر گھروں میں عورتیں اور بچے نہ ہوتے تو میں نماز قائم کرتا اور اپنے نوجوانوں کو حکم دیتا کہ گھروں کو آگ لگا دیں۔ (مشکوٰۃ صفحہ۹۷، عن احمد)

ایک حدیث میں ارشاد ہے۔منافقین پر عشاء اور فجر سے زیادہ کوئی نماز گراں نہیں۔اگر ان دونوں نمازوں کا (با جماعت پڑھنے کا ثواب ان کو معلوم ہو جائے تو سرین کے بل گھسٹ کر (مسجد) آئیں۔

ایک حدیث میں ارشاد ہے جس نے اذان سنی اور باوجود عذر نہ ہونے کے جماعت میں شریک نہیں ہوا تو اس کی نماز جو اس نے پڑھی قبول نہیں۔ پوچھا گیا عذر کیا ہے؟ ارشاد فرمایا۔ خوف، اور مرض (مشکوٰۃ صفحہ ۹۶ عن ابی داؤد)۔ایسا خوف اور مرض مراد ہے جو مسجد میں آنے سے مانع ہو۔

ایک نابینا صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دربار رسالت میں عرض کیا، مجھے کوئی مسجد لے جانے والا نہیں ہے کیا مجھے گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت ہے؟ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دے دی، جب وہ نابینا صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جانے لگے تو بلا کر آپ صلی اللہ

علیہ وسلم نے پوچھا، اذان سنتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا تو حاضر ہونا ضروری ہے۔ (مسلم جلد ۱، صفحہ ۲۳۲)

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو شخص کل قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے مسلم بن کر ملنا پسند کرتا ہو اس کو چاہئے کہ اذان کے وقت نمازوں کی پابندی کرے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہدایت کے طریقے مقرر فرما دئے ہیں۔ یہ نمازیں بھی ان ہدایت کے طریقوں میں سے ہیں۔ اگر تم بھی اس پیچھے رہنے والے کی طرح گھر میں نماز پڑھو گے تو اپنے نبی کا طریقہ چھوڑ بیٹھو گے اور نبی کا طریقہ چھوڑ دو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔ جو آدمی اچھی طرح وضو کر کے مسجد کی طرف چلتا ہے تو اس کو ہر قدم پر ایک نیکی ملتی ہے اس کا ایک درجہ بلند ہوتا ہے۔ ایک گناہ مٹایا جاتا ہے۔ ہمارے زمانے میں کوئی کھلا منافق ہی جماعت سے پیچھے رہتا تھا۔ ورنہ مریض آدمی کو دو آدمیوں کے سہارے لاکر صف میں کھڑا کر دیا جاتا تھا۔ (مسلم صفحہ ۲۳۲)

ان حدیثوں کو بار بار پڑھیں اور امت کا حال دیکھیں اپنے اور دوسرے کے احوال کی اصلاح کی فکر کریں، دوسری طرف مسجد آنے کا ثواب دیکھ لیں، جماعت کی نماز کا اکیلے کی نماز پر ۲۷ گنا زیادہ ثواب ہے۔ (بخاری صفحہ ۹۸) جس نے عشاء کی نماز جماعت سے پڑھی گویا اس نے آدھی رات قیام کیا اور صبح کی نماز بھی جماعت سے پڑھ لی تو گویا پوری رات قیام کیا۔ (مسلم صفحہ ۲۳۲) اگر ذرا ہمت کر لیں تو وعید سے بچ جائیں گے اور بہت بڑے ثواب سے مالا مال ہو جائیں گے۔ **اللّٰھم وفق ھذا لجمیع الامۃ۔**

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط:۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے یہاں نماز کا کیا اہتمام تھا حضرت عمرؓ کے خط سے اس کا اندازہ ہوتا ہے۔ اپنے گورنروں کے نام خطوط میں یہ لکھوایا۔ "تمھارا سب سے اہم کام میرے خیال میں نماز ہے، جس نے نماز کی حفاظت کی اور اس پر پابندی کی اس نے اپنے دین کی حفاظت کی اور جس نے ان کو ضائع کیا وہ دین کے دوسرے احکام کو اس سے زیادہ ضائع کرئے گا۔" (مشکوٰۃ صفحہ ۵۹ عن المؤطا) اب سوچئے نماز کو ضائع کر کے دین کی حفاظت کیسے ہوگی؟

تجوید قرآن کی ضرورت: ۔نماز کی حفاظت میں یہ بھی داخل ہے کہ اس کے تمام ارکان، فرائض، واجبات اور سنن و مستحبات کا اہتمام کیا جائے۔ نماز کا ایک رکن قراتِ قرآن بھی ہے۔ قرآن پاک کو تجوید سے پڑھنا ضروری ہے۔ اس لئے کہ نماز مکمل نہیں ہوسکتی جب تک کہ نماز میں پڑھا جانے والا قرآن درست اور صحیح نہ ہو۔ اس لئے ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ جتنا قرآن نماز میں پڑھنا ہے اس کو تجوید کے ساتھ پڑھنا سیکھے۔ (حروف کو ان کے مخارج سے صفات کے ساتھ ادا کرئے) جو شخص کوشش نہیں کرے گا اور غلط پڑھتا رہے گا وہ گنہگار ہوگا اور اس کی نماز بھی مکمل نہیں کہلائی جاسکتی۔ عربی زبان بہت فصیح و بلیغ زبان ہے ذرا حروف کے بدلنے سے معنی بدل جاتے ہیں اور معنی بدلنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ (شامی صفحہ ۶۲۴ اور ۵۹۲) متقدمین فقہاء احناف کا اسی بات پر فتویٰ تھا۔ اگرچہ

متاخرین نے اس میں سہولت کے خیال سے توسیع کی ہے اور جواز کا فتویٰ دیا ہے۔ لیکن آدمی کوشش نہیں کرے گا تو گنہگار ہوگا۔

مولانا اشرف علی تھانویؒ لکھتے ہیں کہ تصحیح حروف بقدر امکان و رعایت و وقوف بایں معنی کہ جہاں وقف کرنے سے معنی میں فساد و اختلال نہ ہو........ یہ دونوں امر تو واجب علی العین ہیں۔ (فتاویٰ امدادیہ جلد ١، صفحہ ٣٠٥)

"ضاد" اور "ظاء" میں فرق کرنا ایک بہت ہی مشکل امر ہے، اس کے بارے میں بھی حضرت تھانویؒ لکھتے ہیں:
"جو لوگ مشق و ریاضت نہ ہونے کی وجہ سے ان میں تمیز نہیں کر سکتے، ان کی نماز صحیح ہو جاتی ہے اور بایں معنی معذور ہیں لیکن یہ ضروری نہیں کہ بمعنی عدم اثم معذور ہوں بلکہ تصحیح میں سعی کرنا واجب ہے۔ (فتاویٰ امدادیہ، جلد ١، صفحہ ٢٤٤)

یعنی "ضاد" اور "ظاء" میں فرق کرنے کی کوشش نہ کی جائے تو غلط پڑھنے سے گناہ ہوگا اگرچہ نماز ہو جائیگی۔ اس طرح "طاء" اور "تاء" میں "سین" اور "صاد" میں "ذال" اور "زاء" میں "عین" اور "ہمزہ" میں "ق" اور "ک" میں اگر فرق کرنے کی کوشش نہ کی جائے باوجودیکہ فرق آسان ہے تو بدرجہ اولیٰ گناہ ہوگا۔ شامی صفحہ ٤٩٢ میں ہے کہ العظیم کے بجائے العزیم "زاء" سے کوئی پڑھ دے تو نماز نہیں ہوگی۔

اس مسئلہ پر بہت توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کا تقاضہ یہ ہے کہ مساجد میں کسی قاری سے بڑے لوگوں کو تجوید سکھانے کا انتظام موجود ہو۔ اللہ امت کو اس کی توفیق نصیب کرے۔ آمین۔ حرمین شریفین میں ایسے حلقے اکثر دیکھے جاتے ہیں، خدا کرے یہ سلسلہ ہر مسجد میں قائم ہو۔ ایسے ہی جو دعائیں نماز میں پڑھی جاتی ہیں ان کا تلفظ بھی صحیح ہونا چاہئے۔ تجوید قرآن سے یہ مقصد بھی حاصل ہوگا۔ نماز میں جو قرآن اور دعائیں پڑھی جاتی ہیں ان کا اجمالی طور پر مفہوم بھی جاننا چاہئے۔ تاکہ ہمیں یہ معلوم ہو کہ اللہ سے ہم کیا کہہ رہے ہیں۔ اس سے خشوع و خضوع میں اضافہ ہوگا۔ جو نماز کی روح اور جان ہے۔ جس کے بغیر نماز صرف ایک ڈھانچہ ہے جس میں روح نہیں۔

نماز کے صحیح اور مقبول ہونے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ مسائلِ نماز سے بھی واقفیت ہو، فرائض و واجبات، سنن و مستحبات کو جانا جائے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "صلوا کما رایتمونی اصلی" مجھ کو نماز پڑھتے ہوئے جس طرح دیکھتے ہو اس طرح نماز پڑھو۔ (بخاری جلد ١، صفحہ ٨٨)

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز میں سنت اور مستحب چیزیں بھی تھیں۔ ان میں بھی اتباع مطلوب ہے۔ اس کے لئے کسی معتبر کتاب کا مطالعہ اور تعلیم ضروری ہے۔ اس جگہ ہم چند اہم امور کی طرف توجہ دلاتے ہیں جن میں عام طور سے غلطی ہوتی ہے۔

تکبیرِ تحریمہ اور قیام کی حالت کی اصلاح

☆ تکبیرِ تحریمہ کے وقت سر کو نہیں جھکانا چاہیئے۔ سر سیدھا رکھنا چاہیئے اور دونوں ہاتھوں کو کانوں کے مقابل اُٹھانا چاہیئے۔ بعض لوگ صرف ذرا سا اشارہ کر دیتے ہیں یہ خلاف سنت ہے۔ (شامی)

☆ ہاتھوں کو اُٹھائیں تو دونوں ہتھیلیاں قبلہ کی طرف ہوں۔ بعض لوگ ہتھیلیوں کا رخ قبلہ کی طرف کرنے کے بجائے کانوں کی طرف کر لیتے ہیں، یہ صحیح نہیں ہے۔

☆ تکبیرِ تحریمہ کے وقت ہاتھوں کو اُٹھائیں تو اُنگلیوں کو نہ بالکل ملائیں نہ دور دور رکھیں بلکہ بین بین اپنی حالت پر رکھیں۔ (شامی) اللہ اکبر کہنے کے بعد دونوں ہاتھوں کو بغیر لٹکائے ہوئے ناف کے نیچے باندھ لیں۔ بعض لوگ پہلے ہاتھ لٹکاتے ہیں پھر باندھتے ہیں یہ صحیح نہیں داہنی ہتھیلی بائیں ہتھیلی پر رکھ کر انگوٹھے اور چھوٹی اُنگلی سے کلائی کو پکڑ لیں اور بقیہ تینوں انگلیوں کو کلائی پر پھیلا لیں اس طرح کئی حدیثوں پر عمل ہو جاتا ہے۔ (ترمذی)

☆ بعض لوگ بائیں ہتھیلی کو لٹکا دیتے ہیں اور بائیں کلائی کو انگلیوں سے پکڑے رکھتے ہیں یہ صحیح نہیں۔

☆ بہتر ہے کہ دونوں پاؤں قریب قریب ہوں چار انگل کا فاصلہ ہو یہ اقرب الی الخشوع ہے۔ (شامی) اور سجدہ کی حالت میں ایڑیوں کو ملانے میں زیادہ حرکت نہیں کرنی پڑے گی ایڑیوں کا ملانا سنت ہے۔ (صحیح ابن خزیمہ، جلد ۱، صفحہ ۳۲۸، اعلاء السنن جلد ۳، صفحہ ۳۲ و شامی جلد ۱، صفحہ ۳۶۴)

☆ قیام کی حالت میں حرکت نہیں کرنی چاہیئے بعض ائمہ قرأت کرتے ہوئے حرکت کرتے ہیں جو صحیح نہیں۔

☆ جسم کا زور دونوں پاؤں پر برابر ہو تو بہتر ہے۔ اگر ایک پر زیادہ ہو تو دوسرے میں خم اور ٹیڑھا پن نہیں آنا چاہیئے۔

☆ دونوں پاؤں قبلہ کی طرف متوجہ ہوں منحرف نہ ہوں اور دونوں پاؤں ایک لائن میں ہوں آگے پیچھے نہ ہوں۔

☆ قیام کی حالت میں نگاہ سجدہ گاہ میں ہو اِدھر اُدھر نہ دیکھیں حتی الوسع کھجلانے سے پرہیز کریں اگر سخت ضرورت ہو تو صرف ایک ہاتھ استعمال کریں اور کم سے کم۔ (ماخوذ نماز یں سنت کے مطابق پڑھیں حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ العالی)

رکوع کی اصلاح

☆ رکوع کی حالت میں دونوں ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھ کر انگلیوں کو پھیلا کر گھٹنوں کو پکڑیں، صرف ہتھیلیوں کا رکھ دینا سنت طریقہ نہیں۔

☆ سر، پشت اور سرین کو برابر رکھیں نہ سر کو نیچا کریں نہ اونچا، بازو کو بغل سے جدا رکھیں، بغل میں گھسا ہوا نہ ہو، ہاتھ تنا ہوا ہو۔ (شامی)

☆ پاؤں کو بھی سیدھا رکھیں، گھٹنے کے پاس خم نہیں ہونا چاہئے۔ (شامی جلد ا، صفحہ ۳۶۵)

☆ اطمینان سے تین مرتبہ "سبحان ربی العظیم" پڑھیں اس سے کم مکروہ ہے۔ اس سے زیادہ بہتر ہے ہمارے بعض علماء رکوع، سجدہ میں تین مرتبہ تسبیح پڑھنے کو واجب کہتے ہیں لیکن صحیح یہ ہے کہ سنت ہے۔ پوری تسبیح کی ادائیگی صحیح رکھیں خصوصا "ظاء" کو۔ (شامی)

☆ رکوع کی حالت میں بھی پاؤں قبلہ کی طرف متوجہ ہوں اور دونوں ٹخنے بالمقابل ہوں۔ (شامی)

☆ رکوع کی حالت میں نظریں پاؤں پر ہوں۔ (مأخوذ از "نمازیں سنت کے مطابق پڑھیں" حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ العالی)

☆ بعض لوگوں کی یہ عادت ہے کہ رکوع سے اٹھنے کے بعد دونوں ہاتھوں سے اپنے کرتہ کے پیچھے کے دامن کو چھوتے ہیں یا یوں کہئے کہ اس کو برابر کرتے ہیں یہ ایک بری عادت ہے بلاضرورت محض عادت ہونے کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں، اس کے مکروہ ہونے میں تو کوئی شبہ نہیں، اس سے آگے یہ خطرہ ہے کہ کہیں یہ مفسدِ صلوٰۃ نہ ہو کیونکہ عمل کثیر اس کو کہتے ہیں جس میں دونوں ہاتھ لگائے جائیں اور یہ عمل ایسا ہے کہ اس میں دونوں ہاتھ لگائے جاتے ہیں اس لئے اس سے پرہیز بہت ضروری ہے جس کو بھی ایسا کرتے دیکھیں اکرام واحترام کیساتھ اس کو منع کریں۔ رکوع، سجدہ، قومہ وجلسہ میں اطمینان

رکوع سے اٹھ کر کھڑے ہونے کو قومہ کہتے ہیں اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کو جلسہ کہتے ہیں۔ رکوع، سجدہ، قومہ

جلسہ ان چاروں جگہوں پر تعدیل اور اطمینان واجب ہے۔ اطمینان اس کو کہتے ہیں کہ وہاں پہنچ کر اعضاء میں سکون ہو جائے ہر عضو اپنی جگہ ٹھہر جائے اور یہ ٹھہراؤ اور سکون ایک تسبیح کے بقدر ضروری ہے، اس میں غفلت ہوتی ہے۔ جو لوگ اطمینان نہیں کرتے، اگر قصداً ایسا کرتے ہیں تو ان پر واجب ہے کہ دوبارہ اس نماز کو پڑھیں اس لئے کہ واجب چھوٹ گیا ہے اور اگر بھول کر ایسا ہو تو سجدہ سہو کرنا چاہیئے اگر سجدہ سہو نہیں کیا تو واجب چھوڑنے کی وجہ سے نماز دوبارہ پڑھنی چاہیئے۔ (شامی جلد ا، صفحہ ۴۳۳)

رکوع اور سجدہ میں تسبیحات کا اہتمام کیا جاتا ہے اس لئے اکثر لوگوں سے اس میں کوتاہی نہیں ہوتی بعض ہی لوگ کوتاہی کرتے ہیں لیکن قومہ اور جلسہ میں کوتاہی بہت سے لوگوں سے ہوتی ہے اس لئے کہ اس میں جو دعائیں وارد ہوئی ہیں ان کو بالکل ہی بھلا دیا گیا ہے۔ عوام و خواص دونوں نے ان کو چھوڑ رکھا ہے۔

قومہ میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے تھے" سمع اللّٰہ لمن حمدہ اللهم ربنا لك الحمد ملأ السموات و ملٔ الارض و ملأ ما شئت من شیءٍ بعد"(مسلم شریف جلد ا، صفحہ ۱۹۰) اسی طرح کی روایت عبداللہ ابن ابی اوفیؓ، ابو سعید خدریؓ اور ابن عباسؓ سے مسلم شریف میں مذکور ہے۔ یہ حمد اور لمبی بھی مروی ہے۔

ترمذی میں حضرت علیؓ سے یہ الفاظ مروی ہیں۔" سمع اللّٰہ لمن حمدہ ربنا لك الحمد ملأ السموات و ملأ الارض و ملأ ما بینهما و ملأ ما شئت من بعد"(جلد ا، صفحہ ۶۱)۔ ترمذی میں ایک جگہ یہ بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب فرض نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو یہ پڑھتے۔ (جلد ۲، صفحہ ۱۸۰ کتاب الدعوت) ترمذی نے بتایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اس سے معلوم ہوا کہ فرض نماز میں بھی پڑھ سکتے ہیں فرض کا لفظ ابوداؤد وغیرہ میں بھی ہے۔ جلسہ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے تھے۔" اللّٰھم اغفرلی و ارحمنی و عافنی و اھدنی و ارزقنی"۔ (ابوداؤد جلد ا، صفحہ ۱۲۳) ترمذی میں بھی یہ حدیث ہے اس میں "اجرنی" کا اضافہ ہے۔ حاکم نے مستدرک میں اس روایت کو ذکر کر کے فرمایا صحیح الاسناد (مستدرک جلد ا، صفحہ ۲۷۱) شامی نے حلیہ سے نقل کیا حسنه النووی و صححه الحاکم۔

(ردالمختار جلد ا، صفحہ ۴۷۲)

قومہ اور جلسہ کی ان دعاؤں کا اہتمام کرنا چاہیئے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے سنن و نوافل اور انفرادی فرض نماز میں تو ان دعاؤں کا پڑھنا بلا اختلاف مستحب اور سنت ہے۔ "لقولھم ان مصلی النافلة ولو سنة یسن له ان یاتی بعد التحمید بالادعیة الواردة نحو ملا السموات والارض الی آخره واللھم اغفرلی وارحمنی بین السجدتین" (شامی جلد ا، صفحہ ۴۵۵)

فرض نماز میں امام ہونے کی حالت میں بھی جائز ہے بلکہ موجودہ زمانے میں جب کہ قومہ اور جلسہ وغیرہ میں بہت کوتاہی پائی جاتی ہے۔ائمہ کرام کو پڑھنا بھی مستحب ہے۔علامہ ابن عابدین شامی نے یہی رائے ظاہر کی ہے۔ (ردالمختار جلد ا،صفحہ ۴۵۵،۴۷۲)

علامہ انور شاہ کشمیریؒ فرماتے ہیں قومہ کی دعائیں صحیحین میں وارد ہوئی ہیں جلسہ کی دعائیں سنن میں مروی ہیں،جلسہ میں امام احمد کے یہاں ایک مرتبہ اللھم اغفرلی کہنا فرض ہے۔ میں کہتا ہوں کہ حنفی حضرات کو بھی اس کا اہتمام کرنا چاہیئے۔ اس لئے کہ رکوع اور سجدہ میں اذکار کی وجہ سے تقصیر نہیں ہوتی لیکن قومہ اور جلسہ میں کثرت سے کوتاہی ہوتی ہے اس لئے میں کہتا ہوں کہ ان دونوں میں بھی اذکار کا اہتمام کرنا چاہیئے۔(فیض الباری تقریر صحیح بخاری جلد۲،صفحہ ۳۰۹)معارف السنن میں بھی علامہ کشمیریؒ کا اسی طرح کا قول مذکور ہے۔(جلد۲،صفحہ ۶۸)

قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمتہ اللہ علیہ نے بھی جلسہ میں مذکور بالا دعا کا پڑھنا تحریر فرمایا ہے۔(مالابدمنہ مترجم صفحہ ۶۲)انشاء اللہ اس کا اہتمام کرنے سے نماز صحیح ہوگی۔

ایک مرتبہ حضرت حذیفہؓ نے ایک شخص کو اس طریقہ پر نماز پڑھتے دیکھا کہ وہ رکوع،سجدہ ناتمام کررہے ہیں تو حضرت حذیفہؓ نے فرمایا تم نے صحیح طور پر نماز نہیں پڑھی اگر تمھاری (اسی حالت میں) موت آجائے تو اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جس فطرت پر پیدا فرمایا ہے،اس کے خلاف پر مروگے۔(بخاری شریف جلدا،جلد ۱۰۹)اس لئے رکوع،سجدہ،قومہ اور جلسہ کو خوب اطمینان سے ادا کرنا چاہیئے۔

سجدہ کی تصحیح

☆ قومہ سے سجدہ میں جاتے ہوئے سینہ کو آگے کی طرف نہ جھکائیں بلکہ اس کو سیدھا رکھیں صرف پاؤں کو موڑ کر نیچے کی طرف جائیں۔ بعض لوگ پہلے سینہ جھکا دیتے ہیں جس سے ایک زائد رکوع پیدا ہو جاتا ہے، یہ منع ہے۔ (شامی نعمانیہ جلد ۱، صفحہ ۳۳۴)
جب تک گھٹنے زمین تک نہ پہنچیں اوپر کے حصے کو جھکانے
سے حتیٰ الامکان پرہیز کریں۔

☆ سجدہ میں جاتے ہوئے پہلے ہاتھ گھٹنے پر رکھیں پھر گھٹنے زمین پر رکھیں پھر ہاتھ، پھر پیشانی کے ساتھ ناک بھی زمین سے لگنی چاہئے۔ (سنن بیہقی جلد ۲، صفحہ ۱۰۰ اور شامی)

☆ سجدہ میں دونوں ہاتھ رکھیں تو انگلیاں بند ہوں، ملی ہوئی ہوں اور ان کے درمیان فاصلہ نہ ہو۔ (صحیح ابن خزیمہ جلد ۱، صفحہ ۳۲۴ و شامی جلد ۱، صفحہ ۲۵۲)

☆ سب انگلیاں قبلہ کی طرف متوجہ ہوں۔ حتیٰ کی انگوٹھا بھی۔ اس کا خاص خیال رکھیں۔ (شامی)

☆ سجدہ کھل کر کریں یعنی بازو بغل سے دور ہوں، بغلیں کھلی ہوئی ہوں، رانیں پیٹ سے جدا رکھیں، پیٹ ران پر نہ ہو۔ (ترمذی، شامی)

☆ دونوں باہوں کو زمین پر نہ رکھیں صرف ہتھیلیاں رکھیں۔ ذراعین (کلائیوں) کو اوپر رکھیں۔ (ترمذی)

☆ فرض نماز میں دونوں کہنیوں کو اتنا نہ پھیلائیں کہ دونوں طرف کے مصلیوں کو تکلیف ہو۔ جتنی گنجائش ہو اتنا ہی کھولیں۔

☆ چہرہ کو دونوں ہاتھوں کے درمیان اس طرح رکھیں کہ انگوٹھے کے سرے کانوں کی لو کے سامنے ہوں۔

☆ سجدہ میں جائیں تو دونوں گھٹنے قریب قریب رکھیں۔ (ابن خزیمہ جلد ا، صفحہ ۳۲۸ و اعلاء السنن جلد ۳، صفحہ ۳۲)

☆ دونوں پاؤں کی انگلیوں کو موڑ کر قبلہ کی طرف متوجہ کریں، صرف سیدھی انگلیاں زمین پر رکھ دینا خلافِ سنت ہے۔ انگلیوں کو قبلہ کی طرف متوجہ ہونا چاہئے۔ (بخاری شریف)

☆ بعض لوگ انگلیوں کو قبلہ کے خلاف کی طرف موڑ کر پاؤں کی پشت کو زمین پر رکھتے ہیں یہ بہت غلط ہے۔

☆ بعض تو سجدہ کی حالت میں پاؤں کو اُٹھائے رکھتے ہیں۔ زمین پر نہیں رکھتے، اگر پورا سجدہ اسی طرح کیا تو نماز نہیں ہوگی۔ خوب خیال سے سنت کے مطابق سجدہ کرنا چاہئے۔

☆ ایک سنت یہ بھی ہے کہ پاؤں کی دونوں ایڑیوں کو ملا لیا جائے۔ (صحیح ابن خزیمہ جلد ا، صفحہ ۳۲۸ و اعلاء السنن جلد ۳، صفحہ ۳۲) اس کا طریقہ یہ ہوگا کہ دونوں پاؤں قریب کر لئے جائیں اور ٹخنے اور ایڑیاں ملا لی جائیں، دونوں پاؤں سیدھے کھڑے ہوں۔ انگلیاں قبلہ کی طرف متوجہ ہوں۔

☆ دونوں سجدوں میں بھی رکوع کی طرح تین مرتبہ سبحان ربی العلیٰ پڑھنا سنت ہے۔ (شامی) زیادہ بھی پڑھ سکتے ہیں۔ اس سے کم نہ کریں۔

☆☆☆

دونوں سجدوں کے درمیان اور قعدہ میں بیٹھنے کا طریقہ

☆ دونوں سجدوں کے درمیان اطمینان کرنے کی تاکید گزر چکی ہے۔ اس کا خیال رکھیں۔ جلسہ کی دعا بھی پڑھیں اس سے اطمینان بخوبی ادا ہوگا۔

☆ بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھیں اور داہنا پاؤں کھڑا کر کے انگلیوں کو قبلہ کی طرف متوجہ رکھیں۔ (بخاری، شامی)

☆ بعض لوگ دونوں ایڑیاں کھڑی کر کے اس پر بیٹھ جاتے ہیں، بعض لوگ دونوں پاؤں ایک دوسرے پر رکھ کر اس پر بیٹھتے ہیں یہ سب خلافِ سنت ہے۔

☆ قعدہ اولیٰ اور اخیرہ میں بھی بیٹھنے کا مسنون طریقہ وہی ہے جو دونوں سجدوں کے درمیان ہے، اس موقع پر بھی بہت سے لوگ غلطی کرتے ہیں۔

☆ قعدہ میں اور بین السجدتین، ہاتھوں کے رکھنے کا مشہور طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ رانوں پر اس طرح رکھے جائیں کہ انگلیاں گھٹنے کی طرف لٹکی ہوئی نہ ہوں، بلکہ قبلہ کی طرف متوجہ ہوں یعنی انگلیوں کے آخری سرے گھٹنوں کے ابتدائی کنارہ تک پہنچ جائیں۔ (شامی) لیکن مسلم شریف کی ایک حدیث میں عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے یہ مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھٹنے کو بائیں ہاتھ کا لقمہ بناتے تھے اس لئے بعض علماء یہ فرماتے ہیں کہ بائیں ہاتھ کی انگلیوں کو گھٹنوں پر لٹکائیں۔ (مسلم شریف جلد ۱، صفحہ ۲۱۶ مع شرحہ للنوویؒ) امام طحاویؒ کا یہی مذہب ہے۔ (شامی صفحہ ۳۷۵)

☆ داہنے ہاتھ کو بھی شروع میں ران پر یا گھٹنے پر رکھ لیں گے، اور التحیات پڑھیں گے، جب اشہد پر پہنچیں گے تو بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کو ملا کر حلقہ بنالیں گے اور چھوٹی انگلی اور اس کے بعد والی کو بند کرلیں گے اور شہادت کی انگلی سے قبلہ کی طرف اُٹھا کر اشارہ کریں گے۔
"اشھد ان لا" پر اُٹھائیں گے اور "الا للّٰہ" پر گرا دیں گے، باقی انگلیوں کو آخر تک اسی طرح باقی رکھیں گے۔ ("رفع التردد فی عقد الا صابع عند التشھد لا بن عابدین الشامی") شہادت کی انگلی کو آسمان کی طرف نہیں اُٹھائیں گے، صرف قبلہ کی طرف اُٹھائیں گے۔ (مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ العالی)

سلام ودُعا کی تصحیح

☆ سلام پھیرتے وقت دونوں طرف گردن اتنی موڑیں کہ پیچھے کے لوگوں کو رخسار نظر آجائیں۔ (بخاری ومسلم)

☆ داہنے طرف سلام پھیر کر چہرہ رکھتے ہوئے ہی سلام کی ابتداء کرتے ہیں اور بائیں طرف لاتے ہیں یہ ٹھیک نہیں۔ (مولانا ابرار الحق صاحب ہردوئی مدظلہٗ)

☆ دونوں طرف سلام کرتے ہوئے اس طرف کے انسانوں اور فرشتوں کو سلام کرنے کی نیت کریں۔ (شامی)

☆ دعا کے وقت دونوں ہاتھ اتنے اُٹھائیں کہ وہ سینے کے سامنے آجائیں، دونوں ہاتھوں کے درمیان تھوڑا فاصلہ ہو، دونوں ہاتھوں کو بالکل ملائیں نہیں۔ نہ ایک دوسرے پر رکھیں، نہ منہ پر رکھیں۔ (عالمگیری جلد ۵، صفحہ ۳۱۸)

لباس کی اصلاح

نماز میں ستر عورت تو شرط ہی ہے، ستر عورت کے بعد بھی کچھ چیزوں کی رعایت ضروری ہے۔ مردوں کا کپڑا ریشمی نہ ہو، جاندار کی تصویر والا نہ ہو، کرتا، پائجامہ لُنگی یا پینٹ ٹخنہ سے نیچے نہیں ہونا چاہئے۔ اگر کوئی کپڑا ٹخنوں سے نیچے ہوا تو نماز مکروہ ہوگی۔

ایک دفعہ ایک صحابی نے نماز پڑھی، ان کا پائجامہ یا لُنگی ٹخنے سے نیچے تھی۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نماز اور وضو دونوں لوٹانے کا حکم دیا۔ پوچھا گیا، حضرت آپ نے وضو لوٹانے کا کیوں حکم دیا؟ فرمایا اس نے لُنگی نیچی کر کے نماز پڑھی اور جو ایسا کرتا ہے اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ (ابوداؤد، مشکوٰۃ صفحہ ۷۳) معلوم ہوتا ہے کہ وضو لوٹانے کا حکم بطور سزا کے دیا تا کہ پھر ایسی غلطی نہ کریں۔ نماز کے لوٹانے کا حکم تو ظاہر ہے کہ اس لئے دیا کہ ایسی نماز مکروہ ہوتی ہے۔ بارگاہِ الٰہی میں قبول نہیں ہوتی۔

اور یہ مضمون تو بہت سی حدیثوں میں آیا ہے کہ جو تکبر کے طور پر جراز ار کرتا ہے یعنی لنگی یا پائجامہ وغیرہ ٹخنے سے نیچے کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف (ناراضگی کی وجہ سے نظرِ رحمت سے) نہیں دیکھیں گے۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۳۷۳)

بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ ہم تکبر کی وجہ سے نہیں کرتے، اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے واقعہ سے استدلال کرنے لگتے ہیں جو بخاری شریف میں کتاب الادب میں مذکور ہے۔ یہ بہت بڑا دھوکا ہے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا تھا کہ میری لُنگی ڈھیلی ہو جاتی ہے جب میں اس کا خیال نہیں کرتا۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ان لوگوں میں سے نہیں ہو جو (قصداً) اپنی لُنگی نیچے کرتے ہیں۔ یعنی بے خیالی میں نیچی ہو جانا اور بات ہے اور قصداً کرنا اور بات ہے۔ پائجامہ اور پینٹ لمبا سلوانا اور ٹخنے سے نیچے کر کے پہننا تو قصداً ہی ہوتا ہے۔ اس پر حضرت ابوبکرؓ کے واقعہ کا حوالہ دینا نفس کی بہت بڑی چال ہے۔ تکبر ایسی بیماری ہے جو آدمی کو محسوس نہیں ہوتی اور صوفیاء کرام فرماتے ہیں، بہت مشکل سے جاتی ہے۔ اس کے لئے بزرگوں کی جوتیاں سیدھی کرنی پڑتی ہیں۔ ابوبکرؓ دبلے پتلے آدمی تھے۔ بیٹھ کر اٹھتے رہے ہوں اس وقت ڈھیلی اور نیچی ہوتی جاتی رہی ہوگی۔ اس کے بارے میں انھوں نے پوچھا تھا۔ قصداً کرتے نہیں تھے)۔

اگر بالفرض مان بھی لیا جائے کہ تکبر کی وجہ سے نہیں کرتے تو کم از کم متکبرین کے ساتھ مشابہت تو پائی جاتی ہے۔ یہی کیا کم ہے! حدیث شریف میں یہ بھی تو آیا ہے۔ "من تشبه بقوم فهو منهم" (ابوداود صفحہ ۵۵۹) کیا متکبرین سے مشابہت اچھی بات ہے!

حقیقت یہ ہے کہ یہ عمل تکبر کی وجہ سے ہوتا ہے۔ آدمی کو اس بیماری کا احساس نہیں ہوتا۔ ایک حدیث میں آیا ہے۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ایاک و اسبال الازار فانها من المخیلة و ان الله لا یحب المخیلة"۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۱۵۹) یعنی لنگی نیچی کرنے سے پرہیز کرو اس لئے کہ یہ تکبر کی وجہ سے ہے۔ اور اللہ تعالیٰ تکبر کو پسند نہیں فرماتے اور ایک حدیث میں ہے۔ "ما اسفل من الکعبین فھو فی النار"۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۳۷۴، بخاری شریف) یعنی جو کپڑا ٹخنہ سے نیچے ہے وہ جہنم میں جائے گا، کپڑا تو دنیا ہی میں اتار لیا جاتا ہے مطلب یہ ہے کہ کپڑے والا جہنم میں جائے گا، حدیث شریف میں آیا ہے۔ "من کان فی قلبه مثقال ذرة من کبر لا یدخل الجنة" (ترمذی شریف جلد ۲، صفحہ ۲۰)

جس کے دل میں ذرا بھی کبر ہوگا وہ جنت میں نہیں جا سکتا۔ اس کی طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے اس میں عام طور سے غفلت برتی جاتی ہے۔ یہ ممانعت مطلقاً ہے۔ نماز کے اندر بھی اور باہر بھی، جب یہ حالت اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں تو ایسی حالت میں نماز کیسے قبول ہو گی! بہت سے لوگ ایسے دیکھے جاتے ہیں کہ نماز کے وقت تو پائجامہ یا پینٹ موڑ لیتے ہیں پھر جب نماز سے فارغ ہوتے ہیں تو نیچے کر لیتے ہیں، یا کام کرنے کے وقت ٹخنوں سے نیچے رکھتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ یہ طریقہ اللہ تعالیٰ کو ہر وقت ناپسند ہے۔ پھر ہم نماز کے باہر بھی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کیوں مول لیں؟ اِسی حال میں موت آجائے تو کیا ہوگا؟

کھلے سر یا آدھی آستین کے ساتھ نماز پڑھنا

نماز کی حالت میں شریعت کے حکم کے مطابق زینت مطلوب ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ "یبنیٓ آدم خذو ازینتکم عند کل مسجد" (اعراف ۳۱) اے آدم کی اولاد ہر نماز کے وقت اپنی زینت کو اختیار کرو۔ حضرت مفتی محمد شفیع صاحبؒ لکھتے ہیں کہ اس آیت کریمہ سے یہ سمجھ میں آتا ہے کہ نماز کے وقت صرف ستر چھپانا ہی مقصود نہیں بلکہ زینت کا اختیار مقصود ہے، اس لئے مرد کا ننگے سر نماز پڑھنا یا مونڈھے یا کہنیوں کو کھول کر نماز پڑھنا مکروہ ہے، خواہ قمیض ہی نیم آستین ہو یا آستین چڑھائی گئی ہو بہر حال نماز مکروہ ہے۔ اسی طرح ایسے لباس میں بھی نماز پڑھنا مکروہ ہے جس کو پہن کر آدمی اپنے دوستوں اور عوام کے سامنے جانا قابلِ شرم و عار سمجھے جیسے صرف بنیان بغیر کرتے کے، اگرچہ پوری آستین بھی ہو۔

سر، مونڈھے اور کہنیوں کو کھول کر نماز کا مکروہ ہونا آیت قرآنی کے لفظ "زینت" سے بھی مستفاد ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تصریحات سے بھی۔ (معارف القرآن جلد ۳، صفحہ ۵۴۴)

حسن بصریؒ نماز کے وقت اپنا سب سے بہتر لباس پہنتے تھے اور فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ جمال کو پسند فرماتے ہیں، پھر بطور تائیداس آیت کی تلاوت فرماتے تھے۔

" یبنی آدم خذو ا زینتکم ...." (درالمختار جلدا، صفحہ۵۹۹)

چست لباس میں نماز پڑھنا

ایسا چست لباس جس سے شرمگاہ کی صورت اور ہیئت نمایاں ہوتی ہو بالکل ستر عورت کے خلاف ہے، لہٰذا ظاہر ہے کہ ایسے کپڑے میں نماز نہیں پڑھنی چاہئے، بلکہ ایسے کپڑے میں کسی کے سامنے بھی نہیں آنا چاہئے۔ (احسن الفتاوی جلد۳، صفحہ ۴۰۳)

تصویر والے کپڑے میں نماز پڑھنا ایسے کپڑے میں نماز پڑھنا جس پر کسی جاندار کی تصویر بنی ہو، مکروہ ہے۔ (شامی جلد۱، صفحہ ۶۰۶)

نقش ونگار والے کپڑے

ایسے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا بھی مکروہ ہے جس پر جاذبِ نظر نقش ونگار بنے ہوئے ہوں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مصلی کی خود یا کسی دوسرے مصلی کی اس پر نگاہ پڑے گی اور اس کے دیکھنے میں مشغول ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے توجہ ہٹ جائے گی جو خشوع وخضوع کے خلاف ہے۔

ایک دفعہ ایک صحابیؓ نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک منقش چادر ہدیہ کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں نماز پڑھی، نماز سے فارغ ہوتے ہی اس کو نکال دیا اور فرمایا کہ قریب تھا کہ مجھے غافل کر دیتی اس کو ابوجہمؓ کو (جنہوں نے دی تھی) واپس کر دو اور ان کی انجبانی چادر (جو سادی تھی) لاؤ۔ (بخاری، مسلم، مشکوٰۃ صفحہ ۷۲)

اس سے معلوم ہوا کہ جو چیز، کپڑا یا مصلیٰ ایسا جاذبِ نظر ہو جو مصلی کی توجہ کو ہٹا دے، اس کو استعمال کرنا نماز کی حالت میں مناسب نہیں بلکہ مکروہ ہے۔ (شامی جلد۱، صفحہ ۵۹۳)

وضع قطع کی اصلاح

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ایسی شکل وصورت میں دیکھنا چاہتے ہیں جو اُن کو پسند ہے۔ اگر ڈاڑھی منڈی ہوئی ہو، کتری ہوئی ہو جس کی وجہ سے ایک مشت سے کم ہوگئی ہو یا مونچھیں بہت بڑھی ہوئی ہوں کہ بال ہونٹوں پہ آ گئے ہوں تو اللہ تعالیٰ ایسے بندے کی

طرف کس طرح توجہ فرمائیں گے۔ایک دفعہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دو قاصد آئے جن کی ڈاڑھیاں منڈی ہوئی تھیں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ناگواری ظاہر فرمائی اور اُن کو دیکھنا پسند نہیں فرمایا۔اس قصّے کو حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ نے اپنی کتاب ڈاڑھی کے وجوب میں بیان فرمایا ہے۔جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ صورت پسند نہیں تو اللہ کو کیسے پسند ہو گی!اور نماز تو اللہ تعالیٰ کی رحمت کو اپنی طرف متوجہ کرنے ہی کے لئے ہے۔ایسی ناگوار صورت کے ساتھ رحمتِ خداوندی کس طرح متوجہ ہو گی؟

خشوع وخضوع

آج ہم لوگوں کی نماز میں سب سے زیادہ کمی خشوع وخضوع کی ہے۔ حالانکہ فلاح اور کامیابی کا وعدہ اسی کے لئے ہے جو نماز میں خشوع و خضوع کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔" قد افلح المؤمنون الذین ھم فی صلوتھم خاشعون "(المؤمنون)۔ کامیاب ہیں وہ ایمان والے جو اپنی نماز میں خشوع کریں۔ خشوع پیدا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اپنی ہر نماز کو آخری نماز سمجھیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " صل صلوۃ مودّع " (مشکوٰۃ صفحہ ۴۴۵) رخصت ہونے والے کی نماز پڑھو۔ یہ سوچو کہ معلوم نہیں اس کے بعد زندگی میں نماز پڑھنے کا موقع ملے گا یا نہیں؟ یہ سوچ کر رب ذوالجلال کے سامنے کھڑے ہو کہ اُسے میرے دل ودماغ کے خیالات کا بھی علم ہے۔ وہ علیم بذات الصدور ہے۔ اگر میں اس کی طرف دل ودماغ سے متوجہ نہ ہوں گا تو اس کی توجہ مجھے کیسے حاصل ہو سکتی ہے۔ میں اس کا محتاج ہوں وہ میرا محتاج نہیں۔

حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ لکھتے ہیں خشوع سکون کا نام ہے۔ نماز میں اعضاء کا سکون بھی مطلوب ہے اور وہ یہ ہے کہ ارادہ سے ہاتھ، پاؤں عبث نہ پھیلائے، اِدھر اُدھر گردن یا نظر سے التفات نہ کرے، سر کو اوپر نہ اُٹھائے، بالوں کو، کپڑوں کو نہ سنوارے، بلاضرورت بدن نہ کھجاوے، ونحو ذالک۔

قلبی خشوع یہ ہے کہ ارادہ سے کسی بات کو نہ سوچے اگر خود خیال آجائے تو یہ خشوع کے منافی نہیں۔ معلوم ہوا کہ خشوع اختیاری فعل ہے، عادتاً محال نہیں ہے۔ ہاں ارادہ اور توجہ کی ضرورت ہے۔

خشوع حاصل کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ نماز میں منہ سے جو نکلے محض یاد سے نہ نکلے بلکہ ہر ہر لفظ پر مستقل ارادہ کر کے اس کو منہ سے نکالے۔ جب ہر لفظ پر خاص توجہ رہے گی تو لامحالہ دوسرے خیالات بند ہو جائیں گے۔ اس مراقبے کو اول سے آخر تک باالتزام کرے، اول تو انشاء اللہ کوئی خیال نہیں آئے گا، اگر بالفرض آجائے تو پھر اس سوچ میں نہ پڑے کہ ارے یہ تو پھر خیالات آنے لگے، یہ سوچ بھی خیال غیر ہے۔
بلکہ اسی طریقۂ مذکور کو دوبارہ زندہ کرے۔ انشاء اللہ خیالات دفع ہو جائیں گے۔ (ماخوذ از اصلاح انقلاب صفحہ ۱۱۴)

اگر خشوع وخضوع نماز میں نہ پیدا ہو تو بھی نماز نہیں چھوڑنی چاہئے۔ خشوع کی کوشش کرتے رہنا چاہئے۔ اگر چھوڑ دی تو فرض کا ذمہ سر پر رہے گا۔ شیطان ہر طرح سے گمراہ کرنا چاہتا ہے۔ کبھی یہی سمجھاتا ہے کہ تمھاری نماز ہی کیا، ایسی نماز نہ پڑھنے میں کوئی

حرج نہیں۔ حاشا وکلا نماز ہر حال میں پڑھنا فرض ہے، خواہ دل لگے یا نہ لگے، خشوع وخضوع ہو یا نہ ہو، ہاں کوتاہی ہو جائے، ذہن ادھر اُدھر منتقل ہو جائے تو توبہ اور استغفار کرے اور اچھی طرح پڑھنے کا ارادہ کرے، انشاء اللہ اصلاح ہوتی چلی جائے گی۔

گھر والوں کو نماز پڑھانے کی فکر

خود نماز کا اہتمام کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے متعلقین بیوی، بچے، بھائی بہن، پڑوسی، تعلق رکھنے والے، رشتہ دار، ان تمام کو نماز کا عادی بنانے کی فکر کرے، کوشش کرے، اس کے متعلق بات کرے، ترغیب دے، اسلام نے پوری امت بلکہ پوری انسانیت کی ذمہ داری ہر امتی پر ڈالی ہے۔ خود آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا۔" وامر اهلك بالصلا و اصطبر عليها" اپنے اہل و عیال کو نماز کا حکم دیجئے اور خود اس پر جمے رہئے۔ اسی طرح ارشاد ربانی ہے۔ "ياايها الذين آمنو اقوا انفسكم و اهليكم نارا" اے ایمان والو خود کو اور اپنے متعلقین کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔ اس لئے ہر مسلمان کو اس ذمہ داری کا احساس ہونا چاہئے۔ کلکم راع و کلکم مسئول عن رعیته (بخاری صفحہ ۱۰۵۷)۔ تم میں ہر ایک نگہبان اور محافظ ہے اور ہر ایک سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہوگا۔

اللہ تعالیٰ پوری امت کو خاص طور سے ہم کو اس ذمہ داری کے احساس کی توفیق دے۔ اللهم اهدنا فيمن هديت و عافنا فيمن عافيت و تولنا فيمن توليت و بارك لنا فيما اعطيت و صلى الله على النبى الكريم و آله و اصحابه اجمعين و الحمد لله اولا و آخرا۔

(حضرت مولانا) فضل الرحمٰن اعظمی (صاحب)
(شیخ الحدیث) دار العلوم آزادول، جنوبی افریقہ
۲۱ رجب ۱۴۱۱ھ مطابق ۷ فروری ۱۹۹۱ء

☆☆☆☆☆

عورتوں کی نماز

(۱)عورتوں کی نماز مردوں سے بعض جگہوں پر ذرا مختلف ہے، اس لئے ان کی نماز کا طریقہ لکھا جاتا ہے، اور اصلاح وتصحیح کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔

عورتوں کو نماز شروع کرنے سے پہلے اس بات کا اطمینان کر لینا چاہئے کہ ان کے چہرے اور ہاتھ پاؤں کے سوا تمام جسم کپڑے سے ڈھکا ہوا ہے۔

بعض عورتیں اس طرح نماز پڑھتی ہیں کہ ان کے بال کھلے ہوتے ہیں، بعض کے کان، بعض کی کلائیاں کھلی ہوتی ہیں، بعض کے دوپٹے اتنے باریک ہوتے ہیں کہ بال نظر آتے ہیں، یہ سب طریقے ناجائز ہیں۔

نماز کے دوران عورت کا کوئی عضو، چہرہ، ہاتھ اور پاؤں کے سوا اگر اتنی دیر کھلا رہا جس میں تین مرتبہ "سبحان ربی العظیم" پڑھا جا سکے تو نماز ہی نہیں ہوگی۔ اور اگر اس سے کم کھلا رہا تو نماز تو ہو جائے گی مگر مکروہ ہوگی اور گناہ ہوگا۔

(۲)عورتیں جتنا گھر کے اندر نماز پڑھیں اتنا بہتر ہے۔ کمرے میں نماز پڑھنا، برآمدے میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور برآمدے میں نماز پڑھنا صحن میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔

(۳)عورتوں کو نماز شروع کرتے وقت ہاتھ کانوں تک نہیں بلکہ صرف کندھوں تک اٹھانا چاہئے اور وہ بھی دوپٹے کے اندر۔ ہاتھ باہر نہ نکالیں۔ (بہشتی زیور)

(۴)عورتیں ہاتھ صرف سینہ پر اس طرح باندھیں کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھ دیں۔ انگلیاں خوب ملی ہوئی ہوں۔ (عورتوں کو داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ کی کلائی پکڑنا نہیں ہے، یہ مردوں کا طریقہ ہے۔ (طحطاوی علی المراقی صفحہ ۱۴۱)

(۵)عورتیں اس طرح کھڑی ہوں کہ دونوں پاؤں ملے ہوئے ہوں، پاؤں کے درمیان فاصلہ نہ ہو، رکوع میں بھی یہی حالت ر ہنی چاہئے۔ (مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ۔ بہشتی زیور)

(۶) نماز کی نیت کر کے اللہ اکبر کہہ کر ہاتھوں کو سینہ پر رکھنے کے بعد دُعائے ثناء پڑھیں، پھر "اعوذ باللّٰہ" اور "بسم اللّٰہ" پڑھ کر "الحمد" شریف پڑھیں۔ "ولاالضالین" کے بعد آمین کہیں، پھر "بسم اللّٰہ" پڑھ کر کوئی سورت پڑھیں پھر "اللّٰہ اکبر" کہہ کر رکوع میں جائیں۔

(۷) عورت رکوع میں صرف اتنی جھکے کہ ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھ دے۔ (مردوں کی طرح کمر اور پیٹھ کو برابر نہیں کرنا ہے، یعنی مردوں سے کم جھکنا ہے) دونوں ہاتھ کی انگلیاں ملا کر گھٹنوں پر رکھ دے انگلیاں پھیلی ہوئی نہ ہوں۔ (طحطاوی صفحہ ۱۴۱ و بہشتی زیور)

(۸) دونوں بازو پہلو سے خوب ملائے رہے۔ اور دونوں پیر کے ٹخنے ملائے رکھے۔ (طحطاوی و بہشتی زیور)

(۹) عورتوں کو رکوع میں اپنے پاؤں بالکل سیدھے نہ رکھنے چاہئیں بلکہ گھٹنوں کو آگے کی طرف ذرا خم دے کر کھڑے ہونا چاہئے۔ (شامی و مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہٗ)

(۱۰) رکوع میں تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ "سبحان ربی العظیم" پڑھے، "ظاء" کا تلفظ صحیح کرئے اور "سمع اللّٰہ لمن حمدہ" کہہ کر سر اُٹھائے اور اطمینان سے کھڑی ہو اور "ربنا لك الحمد حمدا كثيراً طيباً مباركا فيه" پڑھے یا یہ پڑھے "ربنا لك الحمد ملأ السموات والارض وملأ ما بينهما و ملأ ما شئت من شی بعد" (مسلم و بخاری)

(۱۱) عورتوں کو سجدہ اس طرح کرنا چاہئے کہ پیٹ دونوں سے بالکل مل جائے اور بازو بھی پہلو سے ملے ہوئے ہوں۔ دونوں باہیں (ذراعین) زمین پر بچھا دے۔ (بہشتی زیور)

(۱۲) دونوں ہاتھوں کے بیچ میں سر رکھے، ناک اور پیشانی دونوں رکھے، ہاتھ کی انگلیاں بند ہوں اور قبلہ کی طرف متوجہ ہوں، انگوٹھا بھی قبلہ کی طرف متوجہ ہو۔

(۱۳) دونوں پاؤں داہنی طرف کو نکال دے اور دائیں ران کو بائیں ران پر رکھ دے اور دائیں پنڈلی کو بائیں پنڈلی پر۔ (طحطاوی علی المراقی الفلاح صفحہ ۱۴۶ و بہشتی زیور)

(۱۵) دونوں ہاتھ اپنی رانوں پر رکھ دیں اور انگلیاں خوب ملا کر رکھیں۔ عورتوں کے لئے یہی طریقہ ہے کہ رکوع، سجدہ، دو سجدوں کے درمیان اور قعدوں میں انگلیاں بند رکھیں، ان میں فاصلہ نہ ہو (جبکہ مردوں کے لئے حکم یہ ہے کہ رکوع میں انگلیاں کھول کر رکھیں، سجدوں میں بند رکھیں اور بقیہ افعال میں اپنی حالت پر رکھیں، نہ بند نہ کھلی، بلکہ بین بین)۔

(۱۶) دو سجدوں کے درمیان جلسہ میں یہ دُعا بھی پڑھیں "اللھم اغفرلی وارحمنی وعافنی واھدنی وارزقنی" آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دُعا پڑھتے تھے۔ (ترمذی، ابوداود، حاکم) فرض نفل، ہر نماز میں پڑھیں۔

(۱۷) پھر "اللہ اکبر" کہہ کر دوسرا سجدہ کرے، اس میں بھی پہلے سجدے کی طرح کرے۔ پھر "اللہ اکبر" کہہ کر کھڑی ہوجائے۔ زمین پر ہاتھ ٹیک کر نہ اُٹھے، پھر "بسم اللہ" پڑھ کر سورۂ فاتحہ پڑھے، سورۂ فاتحہ کے ختم پر پہلی رکعت کی طرح آمین کہے اور بسم اللہ پڑھ کر کوئی سورۃ پڑھے۔ (بہشتی زیور)

(۱۸) دو رکعت پوری ہونے پر قعدہ کرے، اس میں بیٹھنے کا وہی طریقہ ہے جو دونوں سجدوں کے درمیان بتایا گیا ہے،

اور ہر قعدہ میں

وہی طریقہ ہے۔ قعدہ میں التحیات پڑھے، جب "اشھد ان لا الہ" پر پہنچے تو داہنے ہاتھ کی چھوٹی انگلی اور اس سے ملی ہوئی انگلی بند کرے اس کو قعدہ کہتے ہیں) اور بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنالے اور شہادت کی انگلی اُٹھا کر اللہ تعالٰی کی واحدانیت کی طرف اشارہ کرے اور "الا اللہ" پر گرا دے، لیکن عقد و حلقہ کو آخر تک باقی رکھے۔

(۱۹) اگر دو رکعت والی نماز ہے تو سلام تک یہی ہیئت باقی رکھے، درود شریف اور دُعا ماثورہ پڑھ کر سلام پھیرے اور اگر تین یا چار رکعت والی نماز التحیات پڑھ کر فوراً اُٹھ جائے۔

(۲۰) تیسری اور چوتھی رکعت میں بھی سورۂ فاتحہ سے پہلے "بسم اللہ" پڑھے، فرض نماز ہو تو سورۂ فاتحہ کے بعد رکوع کرے۔ "و بسم اللہ" پڑھ اور کر نفل سورۃ میں بھی پڑھے۔

(۲۱) قعدۂ اخیرہ (جس میں سلام پھیرنا ہے) میں اس طرح سلام پھیرے کہ "السلام علیکم و

رحمته الله" کہتے ہوئے منھ دائیں طرف پھیرے، قبلہ کی طرف سے شروع کرے، دائیں طرف منہ کر کے ختم کرلے، پھر منہ قبلہ کی طرف کرے اور" السلام علیکم و رحمة الله" کہتے ہوئے بائیں طرف منہ پھیرے اور دونوں طرف سلام کہتے ہوئے فرشتوں کو سلام کرنے کی نیت کرے۔ بائیں طرف سلام پھیرنے کی ابتداء منہ کو قبلہ کی طرف کرنے کے بعد کریں گے، دائیں طرف سے نہیں۔

عورتوں کے لئے جماعت کرنا مکروہ ہے، ان کو اکیلی نماز پڑھنی چاہئے، البتہ اگر گھر کے محرم افراد گھر میں جماعت کر رہے ہوں تو ان کے ساتھ جماعت میں شریک ہو جانے میں کوئی حرج نہیں، لیکن ایسے میں مردوں کے بالکل پیچھے کھڑے ہونا ضروری ہے۔ برابر ہرگز نہ کھڑی ہوں۔ (مفتی محمد عثمانی مدظلہ)

عورتوں کو چاہئے کہ پنجگانہ نماز اور نماز تراویح منفرداً (تنہا) پڑھیں ان کے لئے جماعت کرنا مکروہِ تحریمی ہے۔

(فتاوی رحیمیہ جلد ۱، صفحہ ۳۴۷ و

درمختار و شامی جلد ۱، صفحہ ۴۱۸)

(حضرت مولانا) فضل الرحمن اعظمی (صاحب)

(شیخ الحدیث) دار العلوم آزادول، جنوبی افریقه

۲۱ رجب ۱۴۱۱ھ مطابق ۷ فروری ۱۹۹۱ء

☆ ☆ ☆ ☆ ☆